کنز المدارس بورڈ کہ نصاب میں شامل کتاب آخری نبی ﷺ کی پیاری سیرت کہ سوالات و جوابات تعلیمی سال 2024+2025

آخری نبی ﷺ کی پیاری سیرت سوالاً جواباً

بفیضان نظر

مدرس : استاد محترم حضرت علامہ محمد قاسم خان عطاری مدنی

دامت برکاتہم العالیہ (فیضان آن لائن اکیڈمی)

طالب دعا : متعلم و کمپوزر :

محمد افضل رضا عطاری (باب الاسلام سندھ گھوٹکی)

(فیضان آن لائن اکیڈمی)

اپنے اسائنمنٹ کمپوزنگ کروانے کے لیے رابطہ کر سکتے ہیں (03136972587)

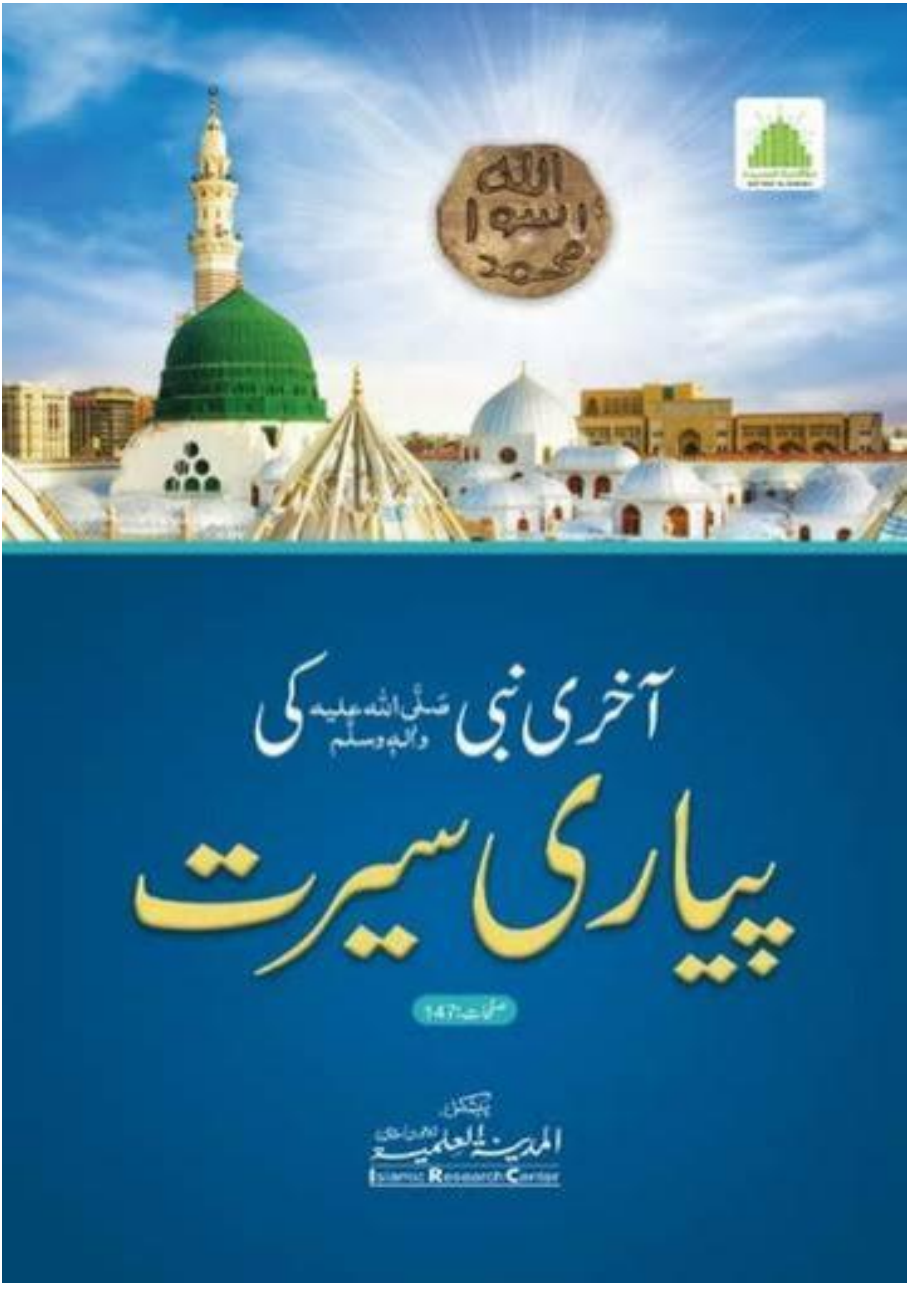
آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی
پیاری سیرت
پیشکش
المدینۃ العلمیۃ
Islamic Research Center

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ

صلو علیہ وآلہٖ

دعوت اسلامی زندہ آباد

رسول اللہ ﷺ کی ولادت

(1) انسان کی پیدائش کا بنیادی مقصد کیا ہے ؟ نیز اس مقصد کو یاد کرنے کہ لیے اللہ پاک نے کیا اہتمام فرمایا ؟

اللہ پاک کی عبادت اور اطاعت انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد ہے۔ اس مقصد کو یاد دلانے اور انسان کو سیدھی راہ پر چلانے کیلئے اللہ کریم نے مختلف زمانوں میں کئی انبیائے کرام بھیجے۔ انبیائے کرام انسان کو اس کے مقصدِ حقیقی کی پہچان کرواتے اور اس کی ہدایت و رہنمائی فرماتے۔ یہ انبیا مختلف زمانوں میں مخصوص قوموں اور ملکوں کی طرف بھیجے گئے۔ سب سے آخر میں اللہ کریم نے اپنے پیارے حبیب ، جنابِ احمدِ مجتبیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلَّم کو قیامت تک کیلئے تمام کائنات کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔

(2) آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے دنیا کی کیا حالت تھی ؟

آپ کی آمد سے پہلے گزشتہ انبیائے کرام کی تعلیمات بھلا دی گئیں تھیں ، دنیا جہالت کے اندھیروں میں بھٹک رہی تھی ، کئی برائیوں نے دنیا کے سارے معاشروں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ بالخصوص عرب سرزمین تو بدترین بدحالی کا شکار تھی۔ ظلم و زیادتی ، فحاشی و عریانی ، لڑائی جھگڑا ، جوا اور شراب کی کثرت ، قتل و غارتگری ، جاہلانہ رسومات ، بت پرستی ، انانیت اور جہالت کے بادل ہر طرف تاریکی پھیلا رہے تھے۔

(3) آپ ﷺ کی ولادت کہ ساتھ جو واقعات رونما ہوئے وہ بیان کیجیے ۔

آپ کی ولادت کے ساتھ ہی کچھ ایسے واقعات رونما ہوئے جو اس بات کی خوشخبری تھے کہ وہ زمانہ آچکا ہے کہ جس میں اسلام کی روشنیاں کفر کی تاریکیوں کو مٹا دیں گی۔ نوشیرواں کے عالیشان محل کا پھٹنا اور اس کے چودہ کنگوروں کا گِر جانا ، فارس کے آتش کدہ کی صدیوں سے روشن آگ کا یکدم بجھ جانا ، دریائے ساوہ کے موجیں مارتے پانی کا خشک ہو جانا ، یہ اور اس طرح کے کئی واقعات اس بات کی علامت تھے کہ اب عالم کا رنگ بدلا ہے اور نئی حکومت کا سکہ چلے گا۔

(4) آپ ﷺ کا تعلق کس خاندان سے ہے ؟ اور اپ ﷺ کا خاندان سب سے اعلیٰ ہے اس کے متعلق فرمان مصطفٰے ﷺ ذکر کریں :

آپ عرب کے مشہور خاندان قریش کی شاخ بنو ہاشم سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کا خاندان تمام خاندانوں میں سب سے اعلیٰ ہے ، خود اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے : اللہ پاک نے حضرت اسمٰعیل علیہ السَّلام کی اولاد میں سے " کنانہ " کو برگزیدہ بنایا اور " کنانہ " میں سے " قُریش " کو چنا اور " قُریش " میں سے " بنو ہاشم " کو منتخب فرمایااور " بنو ہاشم " میں سے مجھ کو چن لیا۔

(5) آپ ﷺ کی ولادت کب ہوئی ؟

مشہور قول کے مطابق واقعۂ اصحابِ فیل کے 55دن کے بعد جب ربیع الاول کا مہینہ تھا ، پیر کا دن تھا ، صبحِ صادق کی سُہانی گھڑی تھی ، رات کی سیاہی چھٹ رہی تھی اور دن کا اجالا پھیلنے لگا تھا ، 571 عیسوی کے اپریل کی 20 تاریخ تھی جب مکہ شریف میں اپنی والدہ کے گھر آپ کی ولادت ہوئی۔

(6) آپ ﷺ کا والد اور والدہ ماجدہ کی طرف سے نسب شریف تحریر کریں :

والدِ ماجد کی طرف سے نسب شریف یہ ہے :

(1) حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (2) بن عبداللہ (3) بن عبدالمطلب (4) بن ہاشم (5) بن عبدِمَناف (6) بن قُصَی (7) بن کِلاب (8) بن مُرَّہ (9) بن کَعْب (10) بن لُوَی (11) بن غالب (12) بن فِہر (13) بن مالک (14) بن نَضر (15) بن کِنانہ (16) بن خُزَیمہ (17) بن مُدْرِکہ (18) بن الیاس (19) بن مُضَر (20) بن نِزار (21) بن مَعد (22) بن عدنان

والدہ ماجدہ کی طرف سے نسب شریف یوں ہے :

(1) حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (2) بن آمنہ (3) بنت وہب (4) بن عبدِ مُناف (5) بن زُہرہ (6) بن کلاب

(7) مکہ مکرمہ کہ بارے میں کچھ معلومات لکھیں :

مکہ (Makkah) کا پورا نام مکہ المکرمہ ہے۔ یہ دنیا کے چند اہم اور قدیم ترین شہروں میں سے ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کا قبلہ کعبۃ اللہ یہیں واقع ہے جسے حضرت ابراہیم اور ان کے صاحبزادے حضرت اسمعیل علیہما السلام نے تعمیر کیا تھا۔ اب اس شہر کا رقبہ 760 مربع کلو میٹر ہے۔ یہ شہر سطح سمندر سے 277 میٹر کی بلندی اور تقریباً 80 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں کا موسم نسبتا گرم ہے، گرمیوں میں شدید گرمی پڑتی ہے اور درجہ حرارت عام طور پر 40 سینٹی گریڈ رہتا ہے۔ اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ظاہری حیات کے تقریبا 53 سال یہاں گزارے۔

رسول اللہ ﷺ کا بچپن

(1) عرب کے لوگ بچوں کو رضاعت کے لیے قبیلے کی طرف کیوں بھیجتے تھے اور آپ ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیوں کیا گیا ؟

اس کی وجہ یہ تھی کہ دیہات کی خالص غذائیں کھا کر بچوں کے اعضا اور جسم مضبوط ہوں اور ان کی فصیح و بلیغ عربی سیکھ کر وہ بھی اسی فصاحت و بلاغت سے کلام کرنے والے بن جائیں۔ اسی وجہ سے اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے سپُرد کر دیا گیا۔

(2) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا تعلق کس قبیلہ سے تھا ؟

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ " بنو سعد " سے تھا جو بنی ہوازن کی ایک شاخ تھا ۔

(3) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو کتنے سال دودھ پلایا ؟ بعض روایات کے مطابق آپ کے علاوہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی عورتوں نے دودھ پلایا؟

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سال تک دودھ پلایا
بعض روایات کے مطابق بی بی حلیمہ کے علاوہ مزید 6 خوش قسمت خواتین نے آقا کریم علیہ السَّلام کو دودھ پِلانے کا شرف حاصل کیا ، ان تمام عورتوں کو دولتِ ایمان نصیب ہوئی۔

(4) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے شوھر ،بیٹے اور بیٹیوں کے نام تحریر کریں:

حضرت حلیمہ کے شوہر حضرت حارث رضی اللہ عنہ ، صاحبزادے عبداللہ بن حارث اور دو صاحبزادیاں انیسہ بنتِ حارث اور جدامہ بنتِ حارث ہیں۔ جُدامہ بنتِ حارث ہی شَیما کے نام سے مشہور ہیں ۔

(5) آپ ﷺ کہ بچپن شریف کہ کچھ واقعات تحریر کریں :

1) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا جب اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو لینے کیلئے آپ کے مکانِ عالیشان پرپہنچیں تو فرماتی ہیں : میں نے دیکھا کہ آپ سفید کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں ، آپ کے پاس سے خوشبوئیں اُٹھ رہی ہیں ، سبز رنگ کا ریشمی کپڑا نیچے بچھا ہوا ہے ، پُشت کے بل آرام فرما رہے ہیں۔ میں نے آہستہ سے قریب ہوکر اپنے ہاتھوں پر اُٹھا کر آپ کے سینۂ مبارک پر ہاتھ رکھا تو آپ مسکرانے لگے ، اپنی سرمگیں آنکھیں کھول دِیں اور مجھے دیکھنے لگے ، میں نے محسوس کیا کہ ان آنکھوں سے انوار نکل رہے ہیں اور آسمان کو چھو رہے ہیں۔ بے اختیار ہو کر میں نے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور آپ کو اپنے سینے سے لگا لیا۔

2) جب آپ رضی اللہ عنہا دودھ پلانے بیٹھیں تو نبوّت کی برکتیں ظاہر ہونے لگیں۔ خداکی شان کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے اِس قدر دُودھ بڑھ گیا کہ آپ اورآپ کے رِضاعی بھائی عبداللہ بن حارث نے خوب پیٹ بھر کر دودھ پیا اور دونوں آرام سے سو گئے۔ رَسُولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی رضاعی والدہ کا صرف ایک طرف سے دودھ پیتے ، دوسری طرف سے وہ پلانا بھی چاہتیں تب بھی نوش نہ فرماتے کہ وہ بھائی کا حصہ تھا ، یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ عدل و انصاف کا بول بالا کریں گے۔

3) آپ کی برکت سے حضرت حلیمہ کی لاغر اُونٹنی جو دودھ سے خالی تھی اس میں بھی خوب دودھ آگیا۔ حضرت حلیمہ کے شوہر نے اُس کا دُودھ دوہا اور دونوں میاں بیوی نے خُوب سیر ہو کر دودھ پیا اور وہ رات بڑی راحت و سکون کے ساتھ بسر کی اور رات بھر میٹھی نیند کے مزے لوٹتے رہے۔ جب بیدار ہوئے تو

حضرت حلیمہ کے شوہر حارث بن عبدالعزیٰ کہنے لگے : حلیمہ! تم بڑا ہی مُبارَک بچّہ لائی ہو۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے کہاکہ واقعی مجھے بھی یہی اُمّید ہے کہ یہ بچہ بڑا بابرکت ہے اور خدا کی رحمت بن کر ہمیں ملا ہے۔ عن قریب ہمارا گھر خیر و برکت سے بھر جائے گا۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ (جب) ہم رَسُولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو لے کر مکہ شریف سے اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے تومیرا وہی خَچّر جو پہلے کمزوری کی وجہ سے قافلے والوں سے پیچھے رہ جاتا تھا اب اِس قدر تیز چلنے لگا کہ کوئی دوسری سواری اس کا مقابلہ نہ کرسکتی تھی۔

(6) آپ ﷺ کی بچپن کی کچھ پیاری ادائیں بیان کریں:

حضرتِ حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : دودھ پینے کی عمر میں آپ کی دیکھ بھال میں مجھے بہت آرام تھا۔ آپ دوسرے بچوں کی طرح نہ چیختے چلاّتے اور نہ گِریہ وزاری فرماتے۔ 2ماہ کی عمر میں آپ ﷺ گھٹنوں کے بل چلنے لگے ، 3ماہ کی عمر میں اٹھ کر کھڑے ہونے لگے ، 4ماہ کی عمر میں دیوار کے ساتھ ہاتھ رکھ کر ہر طرف چلا کرتے ، 5ماہ کی عمر میں چلنے پھرنے کی پوری قوت حاصل کر چکے تھے ، 8ماہ کی عمر میں یوں کلام فرماتے کہ بات اچھی طرح سمجھ میں آ جاتی ، 9ماہ کی عمر میں فصیح باتیں کرنا شروع فرما دیں آپ چاند سے باتیں کرتے اور اپنی انگلی سے جس طرف اشارہ فرماتے چاند اسی طرف جھک جاتا ۔

(7) حضرت حلیمہ سعدیہ وجود مصطفیٰ ﷺ کہ متعلق کیا ارشاد فرماتی ہیں؟

بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ کی برکتوں کو یوں بیان فرماتی ہیں : ☆میرا قبیلہ ''بنی سَعْد'' قَحْط میں مبتلا تھا ، جب میں آپ کو لے کر اپنے قبیلے میں پہنچی تو قَحْط دور ہوگیا ، زمین سَر سَبْز ، درخت پھلدار اور جانور موٹے تازے ہوگئے۔ ☆ایک دن میری پڑوسن مجھ سے بولی : اے حلیمہ! تیرا گھر ساری رات روشن رہتا ہے ، اِس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے کہا : یہ روشنی کسی چراغ کی وجہ سے نہیں ، بلکہ (حضرت) محمد(صلَّی

اللہ علیہ والہٖ وسلَّم)کے نورانی چہرے کی وجہ سے ہے۔ ☆میرے پاس 7 بکریاں تھیں ، میں نے آپ کا مُبارَک ہاتھ اُن بکریوں پر پھیرا تو اِس کی بَرَکت سے بکریاں اتنا دودھ دینے لگیں کہ ایک دن کا دودھ 40 دن کے لئے کافی ہوجاتا تھا۔ اِتنا ہی نہیں میری بکریوں میں بھی اِتنی برکت ہوئی کہ سات سے 700 ہوگئیں۔ ☆قبیلے والے ایک دن مجھ سے بولے : ان کی برکتوں سے ہمیں بھی حصّہ دو! چنانچہ میں نے ایک تالاب میں آپ کے مُبارَک پاؤں ڈالے اور قبیلے کی بکریوں کو اُس تالاب کا پانی پلایا تو ان بکریوں نے بچے پیدا کئے اور قوم ان کے دودھ سے خوشحال و مالدار ہوگئی۔ ☆آپ کو لڑکے کھیلنے کے لئے بلاتے تو ارشاد فرماتے : مجھے کھیلنے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ ☆آپ میرے بچّوں کے ساتھ جنگل جاتے اور بکریاں چَرایا کرتے تھے۔ ایک دن میرا بیٹا مجھ سے بولا : امّی جان! (حضرت) محمد (صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) بڑی شان والے ہیں ، جس جنگل میں جاتے ہیں ہَرا بھرا ہوجاتا ہے ، دھوپ میں ایک بادل اِن پر سایہ کرتا ہے ، ریت پر آپ کے قدم کا نشان نہیں پڑتا ، پتّھر اِن کے پاؤں تلے خمیر (گُندھے ہوئے آٹے)کی طرح نرم ہوجاتا اور اُس پر قدم کا نشان بن جاتا ہے ، جنگل کے جانور آپ کے قدم چومتے ہیں۔

(8) آپ ﷺ نے اپنی ابتدائی عمر میں کیا کلام فرمایا ؟

اپ ﷺ نے اپنی عُمر کے ابتدائی حصّے میں جو کلام فرمایا وہ اَللہُ اَکْبَر کَبِیْراً وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً (ترجمہ : اللہ سب سے بڑا ہے اور ہر طرح کی حمد وتعریف اللہ کیلئے ہے)تھا۔

(9) شق صدر کسے کہتے ہیں ؟ نبی پاک ﷺ کا شق صدر کتنی مرتبہ ہوا ؟

اس کا مطلب ہے سینے کو چیرنا ، فرشتوں نے نبی پاک ﷺ کہ سینے مبارک کو چیر کر دل نکال کر اسے دھویا اس عمل کو شق صدر کہتے ہیں۔ یہ عمل آپ کی زندگی میں چار مرتبہ ہوا ۔

رسول اللہ ﷺ کا لڑکپن

(1) کتنے سال کی عمر میں آپ کی والدہ آپ ﷺ والد کہ ننھیال سے ملانے کہ لیے اپنے ساتھ لے گئی تھی اور اس سفر میں اس کہ ساتھ اور کون تھا ؟

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عمر مبارک جب 6برس ہو گئی تو آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو ساتھ لے کر مدینہ شریف میں آپ کے والد کے ننھیال سے ملانے گئیں ، اس سفر میں بی بی امِّ ایمن بھی ساتھ تھیں۔

(2) والدین کہ وصال کہ بعد آپ ﷺ کہ پرورش کہاں ہوئی ؟

والدین کے وصال کے بعد آپ کی پرورش آپ کے دادا جان حضرت عبد المطلب کے یہاں ہوئی۔

(3) حضرت عبد المطلب کون تھے ؟ نیز ان کا مختصر تعارف بیان کریں:

یہ مکہ کے سردار تھے ، آپ سے بڑی محبت کرتے ، ہر وقت انہیں اپنے ساتھ رکھتے ، جب کہیں بیٹھتے تو اپنے ساتھ بٹھاتے ، کھانا اپنے ساتھ کھلاتے ، رات کو اپنے پہلو میں سلاتے۔ صحنِ کعبہ میں ان کے بیٹھنے کیلئے ایک تخت رکھا جاتا ، کسی بڑے سے بڑے آدمی کی مجال نہ تھی اس پر قدم رکھتا ، لیکن جب اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لاتے تو بلاجھجک اپنے داداجان کی نشست پر بیٹھنے کیلئے آگے بڑھ جاتے۔ جب آپ کی عمر مبارک 8 سال کی ہوئی تو ان کا بھی وصال ہوگیا۔

(4) ابو طالب کا اپ ﷺ کہ بچپن کہ متعلق کیا کہنا ہے ؟

آپ کے مبارک بچپن کے متعلق ابو طالب کا کہنا ہے : میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا کہ رَسُولُ اللہ صلَّی اللہ علیہِ واٰلہِ وسلَّم کسی وقت بھی کوئی جھوٹ بولے ہوں یا کبھی کسی کو دھوکہ دیا ہو ، یا کبھی کسی کو کوئی ایذا پہنچائی ہو ، یا بیہودہ بچوں کے پاس کھیلنے کے لئے گئے ہوں یا کبھی خلافِ تہذیب بات کی ہو۔ ہمیشہ انتہائی خوش اخلاق ، نیک اطوار ، نرم گفتار ، بلند کردار اور اعلیٰ درجہ کے پارسا اور پرہیز گار رہے۔

(5) ابو طالب کا اپ ﷺ کہ لڑکپن کہ متعلق کیا کہنا ہے؟

ابو طالب کابیان ہے کہ (سرکار علیہ السّلام سے پہلے) جب بھی میرے بچے کھانا کھاتے تو سیر نہ ہوتے ، لیکن جب سے حضور ان کے ساتھ کھانا تَناوُل فرماتے تو سارے بچے شکم سیرہو جایا کرتے تھے ، اس لئے جب بھی میں اپنے بچوں کو کھانا دینا چاہتا تو کہتا : رُک جاؤ! میرے بیٹے (محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)کوآنے دوپھر کھانا شروع کرنا۔ اسی طرح جب بھی بچوں کو دودھ پلانا ہوتا تو آپ کو پہلے پِلایا جاتا پھر بچوں کو دیا جاتا۔ اگر اس کے بیٹوں میں سے پہلے کوئی پی لیتا تو وہ سارا برتن اکیلا ہی ختم کردیتا۔ ابو طالب یہ دیکھ کرکہتے : اے محمد! صلَّی اللہ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم تمہاری برکتوں کاکیا کہنا ۔

(6) آپ ﷺ نے یمن کا سفر کا کب اور کس کہ ساتھ کیا ؟

جب آپ کی عمرمبارک دس (10)سال کی تھی توآپ اپنے چچا زُبیر کے ہمراہ یمن کی طرف عازِمِ سفر ہوئے۔

(7) آپ ﷺ نے پہلا تجارتی سفر کب اور کس کہ ساتھ کیا نیز جو اس سفر میں واقع پیش آیا وہ مختصراً بیان کریں:

آپ کی عمر مبارک جب 12 برس ہوئی تو آپ نے اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کی طرف پہلا تجارتی سفر فرمایا۔

(8) شہر بصری کہ راحب بحیرا کا اصل نام کیا تھا ؟ آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کیا اعلان کیا؟

شہر بُصریٰ کے ایک راہب بَحِیْرا کا اصل نام " برجیس " تھا اس سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ اس نے آپ کو علاماتِ نبوت سے پہچان لیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر یہ اعلان کرنے لگا : یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں ، یہ ربُّ العالمین کے رسول ہیں ، اللہ کریم انہیں رحمۃٌ للعالمین (تمام جہانوں کیلئے رحمت) بنا کر بھیجے گا۔

(9) حلف الفضول والا وقعہ مختصر بیان کریں نیز انہیں حلف الفضول کیوں کہتے ہیں؟

شہر زبید کا ایک شخص اپنا مال بیچنے مکہ شہر میں آیا۔ عاص بن وائل نام کے ایک شخص نے اس سے مال خریدا مگر قیمت نہ دی۔ اس تاجر نے کچھ قبیلوں سے فریاد کی مگر کسی نے اسکی مدد نہ کی۔ پھر یہ شخص جبل ابوقبیس پر چڑھ گیا اور سب سے فریاد کی۔ اس پر قریش کے کچھ صلح پسند لوگوں نے ایک اصلاحی تحریک چلائی۔ قریش کے بڑے بڑے سردار عبداللہ بن جدعان کے گھر پر جمع ہوئے ، وہاں نبی کریم علیہ السلام کے چچا زبیر بن عبدالمطلب نے یہ تجویز پیش کی کہ ہمیں باہمی معاہدہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ قریش کے سرداروں نے ایک معاہدہ کیا اور پکا اردہ کر لیا کہ ہم بے امنی کا خاتمہ ، مسافروں کی حفاظت ، غریبوں کی امداد ، مظلوم کی حمایت اور ظالم کا محاسبہ کریں گے۔ اس معاہدہ میں آپ ﷺ بھی شریک ہوئے۔

اس معاہدہ کو " حِلفُ الفضول " کے نام سے موسوم کیاگیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت پہلے مکہ میں ایک معاہدہ ہوا تھا۔ اس معاہدہ کا سبب بننے والوں میں سب کا نام " فضل " تھا۔ اسی وجہ سے اس معاہدہ کا نام " حلف الفضول " یعنی ان چند آدمیوں کا معاہدہ جن کے نام " فضل " تھے۔

طالب دعا متعلم: محمد افضل رضا عطاری (فیضان آن لائن اکیڈمی) ڈسٹرکٹ گھوٹکی (سندھ)

رسول اللہ ﷺ کی جوانی

(1) آپ ﷺ کہ دوسرے سفر شام کہ متعلق خلاصہ لکھیں :

شہر مکہ کی ایک معزز اور مالدار خاتون تھیں جن کا نام تھا " خدیجہ " انہیں ایسے امانت دار شخص کی ضرورت تھی جو ان کا مال ملکِ شام لے کر جائے اور وہاں فروخت کر کے نفع کما کر لائے۔ آپﷺ کی امانت و صداقت کی شہرت جب حضرت خدیجہ تک پہنچی تو انہوں نے آپ کو پیغام بھیجا کہ آپ میرا مالِ تجارت ملکِ شام لے کر جائیں! جومعاوضہ میں دوسروں کو دیتی ہوں آپ کو اس کا دوگنا(Double) دوں گی۔ آپ نے ان کی یہ درخواست قبول فرمالی اور تجارت کا سامان اور مال لے کر ملکِ شام روانہ ہو گئے۔ اس سفر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا غلام " مَیْسَرہ " بھی آپ کے ساتھ تھا جو آپ کی خدمت اور دیگر ضروریات پوری کرتا تھا۔ ایک بار پھر جب آپ ملکِ شام کے مشہور شہر " بُصریٰ " پہنچے تو وہاں " نسطورا " راہب کی عبادت گاہ کے قریب قیام فرمایا۔ وہ راہب میسرہ کو پہلے سے جانتا تھا ، اسی بنیاد پر وہ اس کے پاس آیااور آپ کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا : یہ کون ہیں جواس درخت کے نیچے اترے ہیں؟ میسرہ نے جواب دیا : یہ شہرِ مکہ کے رہنے والے ہیں ، بنوہاشم سے تعلق ہے ، ان کا نام " محمد " ہے اور لقب " امین " ہے۔ راہب کہنے لگا : سوائے نبی کے آج تک اس درخت کے نیچے کوئی نہیں اترا۔ پھر اس نے پوچھا : کیا ان کی آنکھوں میں سرخی رہتی ہے؟ میسرہ نے جواب دیا : ہاں ہے اور وہ ہر وقت رہتی ہے۔ یہ سن کر نسطورا کہنے لگا : یہی اللہ کے آخری نبی ہیں ، مجھے ان میں وہ تمام نشانیاں نظر آ رہی ہیں جو توریت و زبور میں پڑھی ہیں۔ کاش! میں اس وقت زندہ ہوں جب یہ اپنی نبوت کا اعلان فرمائیں گے ، اگر میں زندہ رہا تو ان کی بھرپور مدد کروں گا اور ان کی خدمت میں پوری زندگی گزار دیتا۔

اے میسرہ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کبھی ان سے جدا مت ہونا ، ان کی خدمت کرتے رہنا ، کیونکہ اللہ پاک نے انھیں نبوت کا شرف عطا فرمایا ہے۔

(2) حضرت خدیجہ کا رضی اللہ عنہا کا تعلق کس قبیلہ سے تھا ؟

اپ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو اسد بن عبد العزی سے تھا ۔

(3) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نسب کتنے واسطوں سے آپ ﷺ سے ملتا ہے ؟

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نسب تین واسطوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

(4) کس وجہ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا دل آپ ﷺ سے نکاح کی طرف مائل ہوا؟

اس تحتہ کو پسند کرنے کی وجہ خود حضرت خدیجہ بیان فرماتی ہیں۔میں نے آپ ﷺ کہ اچھے اخلاق اور سچائی کی وجہ سے آپ کو پسند کیا ۔

(5) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کتنے سال آپ ﷺ کی خدمت میں رہیں؟

حضرت خدیجہ تقریباً 25 سال حضور علیہ السلام کی خدمت میں رہیں۔

(6) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ ﷺ سے ہوا تو کس نے خطبہ پڑھا ؟ اور کتنا حق مہر مقرر ہوا ؟

اپ کہ چچا ابو طالب نے خطبہ پڑھا اور اپنے مال سے بیس اونٹ حق مہر مقرر ہوا۔

(7) حجر اسود کو نصب کرنے کہ مرحلے کو کس طرح حل کیا گیا ؟

ایک بوڑھے شخص نے یہ تجویز پیش کی کہ کل جو شخص صبح سویرے سب سے پہلے حرمِ مکہ میں داخل ہو اسی سے ہم اپنا فیصلہ کروائیں گے۔ وہ جو فیصلہ دے سب قبائل اسے تسلیم کریں گے۔ اس بات پر تمام قبائل کا اتفاق ہوگیا۔ خدا کی شان کہ صبح کو جو شخص سب سے پہلے حرمِ مکہ میں داخل ہوا وہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی تھے۔ آپ کو دیکھتے ہی ان کی مسرت کی انتہا نہ رہی ، سب کہنے لگے : یہ امین ہیں ، یہ جو بھی فیصلہ فرمائیں گے ہم تسلیم کریں گے۔ آپ نے اس جھگڑے کو کمال دانش مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس طرح ختم کیا کہ فرمایا : جو قبیلے حجرِ اَسْوَد رکھنے کا تقاضا کرتے ہیں وہ اپنا ایک ایک سردار چن لیں۔ انھوں نے اپنے اپنے سردار چن لیے۔ پھر آپ نے اپنی چادر مبارک کو بچھا کر حجرِ اسود کو اس پر رکھا اور سرداروں سے فرمایا کہ وہ سب مل کر اس چادر کو تھام کر حجرِ اسود کو اٹھائیں ۔ سب نے ایسے ہی کیا اور جب حجرِ اسود اپنے مقام تک پہنچ گیا تو آپ نے برکت والے ہاتھوں سے اس مقدس پتھر کو اٹھا کر اس کی جگہ رکھ دیا۔ اس طرح آپ کی حکمت اور دانشمندی سے فتنہ و فساد کے شعلے بھی بجھ گئے اور سب کے دلوں میں مسرت و شادمانی کی لہر بھی دوڑ گئی۔

(8) آپ ﷺ کہ کردار کہ متعلق خلاصہ لکھیں :

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تمام زندگی اعلانِ نُبوّت سے پہلے بھی بہترین اخلاق و عادات کا مجموعہ تھی۔ سچائی ، دیانتداری ، وفاداری ، وعدے کی پابندی ، بڑوں کی عظمت ، چھوٹوں سے شفقت ، کمزوروں سے ہمدردی ، مہربانی و سخاوت ، دوسروں کی خیرخواہی ، رحمدلی و نرمی اَلْغَرَض !تمام نیک باتوں اور اچھی عادتوں میں آپ بے مثل و بے مثال تھے۔ حرص ، فریب ، جھوٹ ، بدعہدی ، شراب خوری ، ناچ گانا ، لوٹ مار ،چوری ، فحش گوئی وغیرہ وغیرہ جیسی بری عادتیں جو زمانۂ جاہلیت میں بہت عام تھیں آپ کی ذاتِ گرامی ان تمام باتوں سے پاک و صاف رہی۔ بلکہ آپ کی شان یہ ہے کہ عرب کے اس گرے ہوئے معاشرے میں بھی آپ کی شرافت ، امانت ، دیانت اور صداقت کا دور دور تک شُہرہ تھا۔ مکہ کے

لوگوں کے دلوں میں آپ کے اخلاق کی وجہ سے آپ کی ایک خاص عزت تھی۔ آپ کی عمر مبارک تقریباً 40سال ہو گئی لیکن جاہلیت کے تمام بیہودہ ، مشرکہ اور جاہلانہ کاموں سے آپ کا دامن پاک رہا۔ شہرِ مکہ جہاں بت پرستی ایسی عام تھی کہ خود خانۂ کعبہ میں 360بت موجود تھے جن کی پوجا ہوتی تھی آپ نے کبھی ان بتوں کے آگے سر نہیں جھکایا ۔

پانچواں باب — وحی اور تبلیغ اسلام کے مراحل

(1) آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں کیوں تشریف لے جاتے تھے ؟ نیز کھانے پینے کا اہتمام کس طرح فرماتے؟

محبت الٰہی اور عبادت کا ذوق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غار حرا کی طرف لے گیا ،وہاں آپ اکیلے رہے کر اللہپاک کی عبادت کیا کرتے تھے ، اور کئی دنوں کا کھانا پانی اپنے ساتھ لے جاتے جب کھانا پانی ختم ہو جاتا تو کبھی خود آ کر لے جاتے کبھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پہنچا دیا کرتی ۔

(2) تبلیغ اسلام کا پہلا ،دوسرا ، اور تیسرا مرحلہ بیان کریں :

پہلا مرحلہ : اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب سے پہلے خفیہ طور پر ان لوگوں کو دعوتِ اسلام دی جن پر آپ کو اعتماد بھی تھا اور جو آپ کے حالات سے واقف تھے۔تبلیغِ اسلام کا یہ سلسلہ خفیہ طریقے سے جاری رہا ، جس طرح پیاسا میٹھے اور ٹھنڈے پانی کی طرف لپکتا ہے ایسے ہی خوش نصیب روحیں دیوانہ وار اس دعوتِ حق کو قبول کرنے کیلئے لپکتیں۔ تین سال کے اس عرصے میں مسلمانوں کی ایک جماعت تیار ہوگئی۔ اس دوران آپ دارِ ارقم میں بھی رہے اور وہاں مسلمانوں کی تربیت فرماتے۔

دوسرا مرحلہ: تین سال بعد یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی :

وَ اَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ ﴿۲۱۴﴾ (پ19 ، الشعراء : 214)

ترجمۂ کنزالعرفان : اور اے محبوب! اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔

جس میں حکم دیا گیا کہ آپ اپنے قریبی خاندان والوں کو بھی دعوتِ اسلام دیں۔ آپ نے ایک دن صفا پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ کر قریش والوں کو بلایا۔ قبیلہ قریش کے تمام لوگ جمع ہوگئے تو اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا : اے میری قوم! اگر میں تم لوگوں سے یہ کہہ دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر چھپا ہوا ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم لوگ میری بات کا یقین کر لو گے؟ تو سب نے ایک زبان ہو کر کہا : ہاں! ہاں! ہم آپ کی بات کا یقین کر لیں گے کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا اور امین ہی پایا ہے۔ آپ نے فرمایا : تو پھر میں یہ کہتا ہوں کہ میں تم لوگوں کو عذابِ الٰہی سے ڈرا رہا ہوں اور اگر تم لوگ ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر اللہ پاک کا عذاب آئے گا۔ یہ سن کر تمام قریش ناراض ہو کر چلے گئے۔ ان میں آپ کاچچا ابولہب بھی تھا۔ وہ آپ کی شان میں بدزبانی کرنے لگا ، آپ نے تو اس گستاخی کا کوئی جواب نہ دیا لیکن آپ کے رب نے اس کی مذمت میں قرآنِ پاک کی ایک مکمل سورت نازل فرمائی۔

تیسرا مرحلہ:

اعلانِ نبوت کے چوتھے سال سورۂ حجر کی یہ آیت نازل ہوئی ۔

فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۹۴﴾ (پ 14 ، الحجر : 94)

ترجمۂ کنزُ العرفان : پس وہ بات اعلانیہ کہہ دو جس کاآپ کو حکم دیا جارہاہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لو۔

جس میں اللہ پاک نے حکم فرمایا کہ کھلم کھلا سب کو دین کی تبلیغ فرمائیے۔ اس کے بعد رسولِ کریم صَلَّی

اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اعلانیہ طور پر دینِ اسلام کی تبلیغ فرمانے لگے اور شرک و بت پرستی کی کھلم کھلا برائی بیان فرمانے لگے۔ ایسے ماحول میں تمام قریش بلکہ پورا عرب آپ کی مخالفت کرنے لگا۔

(3) وحی کی لغوی و اصطلاحی معنیٰ کیا ہے ؟

وحی کا لغوی معنیٰ ہے پیغام بھیجنا ، دل میں بات ڈالنا ،خفیہ بات کرنا ،شریعت کی اصطلاح میں وحی اس کلام کو کہتے ہیں جو کسی نبی پر اللہ پاک کی طرف سے نازل ہوا ہو۔

(4) یا ایھا المدثر ---- اس آیت کا شان نزول بیان کریں ؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں جا رہے تھے کہ کسی نے " یا محمد " کہہ کر آپ کو پکارا۔ آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو حضرت جبریل جو غار میں آئے تھے اب زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھے ہیں۔ آپ پر پھر خوف طاری ہوا ، آپ گھر آئے کمبل اوڑھ کر لیٹ گئے۔ اس وقت یہ آیاتِ کریمہ نازل ہوئیں :

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُۙ (۱) قُمْ فَاَنْذِرْ۪ۙ (۲) وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ۪ۙ (۳) وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ۪ۙ (۴) وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ۪ۙ (۵)

(پ29 ، المدثر ، آیۃ : 1 تا 5)

ترجمہ کنزالعرفان : اے چادر اوڑھنے والے ۔ کھڑے ہوجاؤ پھر ڈر سناؤ۔ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کرو۔ اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔ اور گندگی سے دور رہو۔

اپنے رب کا یہ حکم ملتے ہی آپ نے حق کا علم بلند کرنے اور عالم کو نورِ توحید سے منور کرنے کا پکا ارادہ فرما لیا۔

(5) عورتوں میں ، آزاد مردوں میں، لڑکوں میں، آزاد کردہ غلاموں میں، غلاموں میں سب سے پہلے کون اایمان لے کر آیا ؟

عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ ، آزاد مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق ، لڑکوں میں حضرت علی بن ابوطالب ، آزاد کردہ غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ اور غلاموں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہم نے ایمان قبول کیا۔

چھٹا اور ساتواں باب

کفار کہ مظالم اور ہجرت حبشہ،بائیکاٹ اور عام الحزن

(1) کافروں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم و ستم کہ جاں سوز واقعات ذکر کریں :

اسلام کی عَلَی الِاْعلان تبلیغ شروع ہوتے ہی ظلم وستم کی جاں سوز آندھیاں چل پڑیں ۔ کفارِ مکہ بنوہاشم کے انتقام اور جنگ کے خطرے کی وجہ سے اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شہید تو نہ کر سکے لیکن جتنا ہو سکا انہوں نے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے۔ آپ کو کاہن ، جادوگر ، پاگل ، دیوانہ کہتے اور آپ کی شانِ عظمت نشان میں گستاخانہ جملے بکتے ، پھبتیاں کستے ، کبھی کوڑا کرکَٹ اُچھالتے تو کبھی دروازۂ رحمت پر جانوروں کا خون ڈالتے ، کبھی راستوں میں کانٹے بچھاتے تو کبھی بدنِ انور کو نشانہ بناتے۔

ایک بار رسولِ رحمت و شفقت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حرمِ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ نامی ایک کافر نے آپ کے گلے میں چادر کا پھندہ ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ آپ کا دم گھٹنے لگا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ منظر دیکھ کر آگے بڑھے اور اور اس کافر کو دھکا دے کر ہٹایا۔ بعد میں کافروں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر بھی تشدد کیا۔

(2) کافروں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین پر ظلم و ستم کہ جاں سوز واقعات ذکر کریں:

1)ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حرمِ کعبہ میں خطبہ دینا شروع کیا۔ یہ دیکھ کر مشرکین و کفار مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت صدیقِ اکبر کو اتنا مارا کہ ان کا چہرہ خون سے بھر گیا۔ ناک کان سب لہولہان ہوگئے اور ان کا چہرہ پہچان میں نہ آتاتھا۔ حضرت ابوبکر بیہوش ہو گئے اور دیر تک بیہوش رہے۔

2)حضرت خباب رضی اللہ عنہ اس زمانے میں اسلام لائے جب صرف چند ہی آدمی مسلمان ہوئے تھے۔ قریش نے ان کو بے حد ستایا۔ یہاں تک کہ آگ کے انگاروں پر ان کو چِت لٹایا اور ایک شخص ان کے سینے پر پاؤں رکھ کر کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ ان کی پیٹھ سے پگھلنے والی چربی سے وہ کوئلے بجھ گئے۔ زندگی بھر ان کی پیٹھ پر ان کوئلوں کے داغ رہے۔ ایک بار حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں وہ داغ دیکھے تو ان کا دل بھر آیا اور رو پڑے۔

3)حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے گلے میں رسی باندھ کر بازاروں میں گھسیٹا جاتا۔ ان کی پیٹھ پر لاٹھیوں کی بارش کی جاتی ، دوپہر کے وقت تیز دھوپ میں گرم گرم ریت پر ان کو لٹا کر اتنا بھاری پتھر ان کی چھاتی پر رکھ دیا جاتا تھا کہ ان کی زبان باہر نکل آتی تھی۔ اس حال میں بھی یہ اَحَد اَحَد کے نعرے لگاتے تھے۔

(3) اسلام کی پہلی شہیدہ ہونے کا اعزاز کس عورت کو حاصل ہے؟

حضرت عمار بن یاسر کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو اسلام کی پہلی شہیدہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے

(4) ہجرت اولیٰ کسے کہتے ہیں ؟

اعلانِ نبوت کے پانچویں سال گیارہ مرد اور چار عورتوں کے ایک قافلہ نے اپنے پیارے وطن مکہ کو چھوڑ کر حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اسے ہجرتِ اُولیٰ کہتے ہیں۔

(5) حبشہ کہ بادشاہ کا کیا نام تھا اور وہ کس دین کر تھا ؟

حبشہ کے بادشاہ کا نام نجاشی تھا اور وہ عیسائی دین پر عمل کرتا تھا۔

(6) بعد میں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں کی تعداد کتنی ہو گئی تھی ؟

حبشہ ہجرت کرنے والوں کی تعداد 82 افراد تک پہنچ گئی تھی۔

(7) عام الحزن کا کیا معنیٰ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سال کو عام الحزن قرار دیا اور کیوں دیا ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کہ دسویں سال کو عام الحزن قرار دیا جس کا مطلب ہے (غم کا سال) ۔اس سال اللہ کے آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا ابوطالب کا انتقال ہوگیا۔ ابوطالب کی وفات سے آپ کو بہت صدمہ ہوا۔ ابو طالب کی وفات کو ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ آپ کی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی دنیا سے پردہ فرما گئیں۔ مکہ میں یہ دو ہستیاں ایسی تھیں جو آپ علیہ السلام کے بہت قریب تھیں۔ قدم قدم پر انہوں نے آپ کی حمایت و مدد کی۔ جب آپ نے کفر و شرک کے تاریک اندھیروں میں توحید کی شمع روشن کی تو کفار نے جو طوفانِ بدتمیزی برپا کیا یہ دونوں ہستیاں ہی اس مشکل وقت میں آپ کا سہارا بنیں۔ ان کی وفات کے حادثے ایک ہی سال میں بڑی قلیل مدت میں واقع ہوئے اور آپ کو اس سے بہت رنج و غم ہوا۔

(8) شعب ابی طالب کا معاصرہ بیان کریں :

تمام سرداران قریش اور مکہ کے دوسرے کفار نے یہ اسکیم بنائی کہ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اور آپ کے خاندان کا مکمل بائیکاٹ کر دیا جائے۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق تمام قبائلِ قریش نے یہ معاہدہ کیا کہ جب تک بنی ہاشم کے خاندان والے حضور علیہ السَّلام کو ہمارے حوالے نہ کر دیں ، کوئی شخص بنو ہاشم کے خاندان سے شادی بیاہ نہ کرے ، کوئی شخص ان لوگوں کے ہاتھ کسی قسم کی خریدوفروخت نہ کرے ، کوئی شخص ان لوگوں سے میل جول ، سلام کلام اور ملاقات نہ کرے۔ کوئی شخص ان لوگوں کے پاس کھانے پینے کا کوئی سامان نہ جانے دے۔

(9) شعب ابی طالب کہ معاصرہ کہ معاءدہ کو کس نے لکھا اور کہاں رکھا ؟

منصور بن عکرمہ نے اس معاہدہ کو لکھا اور تمام سردارانِ قریش نے اس پر دستخط کرکے اس دستاویز کو کعبہ کے اندر لٹکا دیا

آٹھواں باب

سفر طائف اور ہجرت مدینہ

(1) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہ سفر طائف کہ واقعات بیان کریں۔

ایک دن آپ طائف کیلئے پیدل سفر پر نکلے ، آپ کے ساتھ صرف آپ کے غلام حضرت زید بن حارثہ تھے۔ طائف پہنچ کر آپ نے کچھ دن آرام کے بعد وہاں کے سرداروں سے ملاقات کی۔ تین سردار عبدیالیل اور اس کے دو بھائی مسعود اور حبیب کو آپ نے اسلام کی دعوت دی۔ مگر انہوں نے دعوت قبول کرنے کے بجائے نہ صرف آپ کا مذاق اڑایا بلکہ طائف کے بدمعاش اور شریر لوگ آپ کے پیچھے لگا دیئے جو جلوس کی شکل میں اکٹھے ہوگئے اور آپ کا تعاقب کرنے لگے ، یہ لوگ پھبتیاں کستے ، نازیبا جملے کہتے اور اپنے بتوں کے نعرے لگاتے ہوئے آپ کے پیچھے لگ گئے اور آپ پر پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ انہوں نے اللہ کے آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مبارک قدموں کو نشانہ بنایا اور اتنے پتھر مارے کہ پاؤں مبارک زخمی ہوگئے اور خون بہنے لگا۔ اتنا خون بہا کہ آپ کے جوتے خون سے بھر گئے۔ آپ کے غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کو پتھروں سے بچانے کیلئے خود آگے آتے اور پتھر اپنے بدن پر لیتے جس سے وہ خود بھی لہولہان ہوگئے۔ جب آپ درد کی شدت کی وجہ سے بیٹھ جاتے تو کوئی شریر آگے بڑھتا اور بڑی بے دردی سے آپ کو جھٹکا دے کر کھڑا کر دیتا اور چلنے پر مجبور کرتا۔ جب آپ چلنے لگتے تو یہ ظالم پھر آپ پر پتھر برساتے ، گالیاں دیتے ، تالیاں بجاتے اور ہنسی اڑاتے۔ آخر کار آپ نے زید بن حارثہ کے ساتھ قریب میں موجود انگوروں کے باغ میں پناہ لی۔ یہ باغ مشہور کافر اور آپ کے دشمن عتبہ بن ربیعہ کا تھا۔ آپ کی حالت دیکھ کر وہ بھی آپ کو رحم بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ اس نے آپ کیلئے اپنے غلام

کے ہاتھ انگوروں کا خوشہ بھیجا جو آپ نے قبول فرمایا۔ آپ کی باتیں سن کر انگور لانے والا نصرانی غلام عداس آپ پر ایمان لے آیا اور آپ کے ہاتھ پاؤں چومنے لگا۔

(2) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ سوال کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس دن کو جنگ احد سے بھی زیادہ سخت قرار دیا ؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا : کیا جنگ احد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر گزرا ہے ؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا : ہاں اے عائشہ ! وہ دن میرے لئے جنگِ اُحُد کے دن سے بھی زیادہ سخت تھا ، جب میں نے طائف میں وہاں کے ایک سردار " عبد یالیل " کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے دعوتِ اسلام کو قبول نہ کیا اور اہل طائف نے مجھ پر پتھراؤ کیا۔

(3) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ پاک ان کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا جو صرف اللہ پاک کی ہی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔

(4) مقام نخلہ پر جنات کے قبول اسلام کا واقع بیان کریں:

رات میں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز تہجد میں قرآن پڑھ رہے تھے تو " نصیبین " کے جنوں کی ایک جماعت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور قرآن سن کر یہ سب جن مسلمان ہو گئے۔ پھر ان جِنّات نے واپس جا کر اپنی قوم کو تبلیغ کی تو مکہ شریف میں جِنّات کے بڑے بڑے گروہوں نے اسلام قبول کیا۔ قرآنِ پاک میں سورۂ جن کی ابتدائی آیات میں اللہ پاک نے اس واقعہ کا ذکر فرمایا ہے۔

(5) مدینہ شریف کا نام مدینہ کب ہوا ؟

مکہ شریف سے جانبِ شمال ایک شہر " یثرب " تھا جو بعد میں مدینہ قرار پایا۔ آپ کے یہاں تشریف لانے کے بعد اس کا نام " مدینہ " ہوا۔

(6) مدینہ شریف میں اسلام کی روشنی کیسے پھیلی ؟

اعلانِ نبوت کے گیارہویں (11th) سال رَسُولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حج کے موقع پر آنے والے قبیلوں کو دعوتِ اسلام دینے کیلئے منیٰ تشریف لے گئے۔ منیٰ میں جو گھاٹی ہے جہاں آج مسجد العقبہ (عربی میں عقبۃ گھاٹی کو کہتے ہیں) ہے وہاں آپ تشریف فرما تھے کہ قبیلہ خزرج کے چھ آدمی آپ کے پاس آ گئے۔ آپ نے ان لوگوں سے ان کا نام و نسب پوچھا۔ پھر قرآن کی چند آیتیں سنا کر ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی جس سے یہ لوگ بے حد متاثر ہوئے۔ واپسی میں یہ آپس میں کہنے لگے کہ یہودی اللہ پاک کے جس آخری نبی کی بات کرتے رہے ہیں یقیناً وہ نبی یہی ہیں۔ لہٰذا کہیں ایسا نہ ہو کہ یہودی ہم سے پہلے اسلام کی دعوت قبول کر لیں۔ یہ کہہ کر سب ایک ساتھ مسلمان ہو گئے اور مدینہ جا کر اپنے اہل خاندان اور رشتہ داروں کو بھی اسلام کی دعوت دی۔

(7) بیعت عقبہ اولیٰ کسے کہتے ہیں؟

اعلانِ نبوت کے بارہویں (12th) سال حج کے موقع پر مدینہ کے 12 افراد منیٰ کی گھاٹی میں چھپ کر اسلام لائے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ تاریخِ اسلام میں اس بیعت کو " بیعتِ عقبہ اولیٰ " (گھاٹی کی پہلی بیعت) کہتے ہیں۔ اس بیعت کو بیعت ِ عقبہ اس وجہ سے کہتے ہیں کیونکہ یہ بیعت مِنیٰ کی پہاڑی میں عقبہ کے قریب ہوئی جسے جمرۃُ العقبہ بھی کہتے ہیں۔

(8) بیعت عقبہ ثانی کسے کہتے ہیں؟

اعلانِ نبوت کے تیرہویں (th13) سال حج کے موقع پر مدینہ کے تقریباً 72 افراد نے منیٰ کی اسی گھاٹی میں اپنے بت پرست ساتھیوں سے چھپ کر اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک ہاتھ پر بیعت کی اور یہ عہد کیا کہ ہم لوگ آپ کی اور اسلام کی حفاظت کے لئے اپنی جان اور مال سب قربان کر دیں گے۔

نواں باب۔

ہجرت تا صلح حدیبیہ

(1) مسجد قباء مدینے سے کتنے فاصلے پر دور ہے ؟

مسجد قباء مدینے سے تین میل کی دوری پر واقع ہے۔

(2) مقام قباء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کب تشریف لائے ؟

12 ربیع الاول کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام قباء پر تشریف لائے ۔

(3) کس قبیلہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنی میزبانی کا شرف بخشا؟

سب سے پہلے سرکار علیہ السلام نے قبیلہ عمرو بن عوف کو اپنی میزبانی کا شرف بخشا۔

(4) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کہ مقام میں قیام فرمایا ؟

حضرت کلثوم بن ہِدم رضی اللہ عنہ کہ مکان میں آپ نے قیام فرمایا ۔

(5) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قباء شریف میں سب سے پہلے کیا کام کیا؟

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبا شریف میں سب سے پہلا کام یہ فرمایا کہ وہاں مسجد تعمیر فرمائی۔ حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ عنہ کی ایک ناکارہ زمین تھی جہاں کھجوریں خشک کی جاتی تھیں آپ نے وہ زمین لے کر وہاں مسجد کی بنیاد رکھی۔ یہ مسجد آج بھی " مسجِدِ قبا" کے نام سے مشہور ہے۔

(6) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلا جمعہ کہاں ادا فرمایا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلۂ بنی سالم کی مسجد میں پہلا جمعہ ادا فرمایا۔

(7) مدینہ شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس صحابی کہ پاس قیام فرمایا؟

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب قبا سے مدینہ تشریف لائے تو کئی انصاری صحابہ نے عرض کی : ہمارے ہاں قیام فرمائیں۔ مگر آپ ارشاد فرماتے کہ جس جگہ خدا کو منظور ہوگا اسی جگہ میری اونٹنی بیٹھ جائے گی۔ جہاں آج مسجِدِ نبوی ہے یہاں پر آپ کی سواری بیٹھی۔ اسی کے قریب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ حضرت ابوایوب انصاری آپ کی اجازت سے آپ کا سامان اپنے گھر لے گئے اور رَسُولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے گھر قیام فرمایا۔

(8) مسجد نبوی کی تعمیر کہ بارے میں آپ کیا جانتے ہیں مختصر وضاحت کریں:

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قیام گاہ کے قریب ہی " بنونجار " کا ایک باغ تھا۔ اس کی زمین اصل میں دو یتیموں کی تھی آپ نے ان دونوں یتیم بچوں کو بلایا ، انھوں نے زمین مسجد کے لئے نذر کرنی چاہی مگر اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے پسند نہیں فرمایا اور حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے آپ نے اس کی قیمت ادا فرمائی۔ زمین ہموار کرکے خود آپ نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی بنیاد ڈالی اور کچی اینٹوں کی دیوار اور کھجور کے ستونوں پر کھجور کی پتیوں سے چھت بنائی جو بارش میں ٹپکتی تھی اس مسجد کی تعمیر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ خود رَسُولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی اینٹیں اٹھا اٹھا کر لاتے تھے۔

(9) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار و مہاجرین کہ درمیان رشتہ اخوت کس طرح قائم فرمایا ؟

مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد ایک دن حضور علیہ السلام نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مکان میں انصار و مہاجرین صحابہ کو جمع فرمایا۔ آپ نے انصار کو مخاطب کرکے فرمایا کہ یہ مہاجرین تمہارے بھائی ہیں۔ پھر مہاجرین و انصار میں سے دو دو لوگوں کو بلا کر فرماتے گئے کہ یہ اور تم بھائی بھائی ہو۔ آپ کے ارشاد فرماتے ہی یہ رشتہ اخوت بالکل حقیقی بھائی جیسا رشتہ بن گیا۔ چنانچہ انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں کو ساتھ لے جاکر اپنے گھر کی ایک ایک چیز سامنے لا کر رکھ دی اور کہہ دیا کہ آپ ہمارے بھائی ہیں اس لئے ہمارے گھروں کا سامان بھی آدھا آپ کا ہوا اور آدھا ہمارا۔

(10) غزوہِ اور سریہ میں فرق بیان کریں :

وہ جنگی لشکر جس میں اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بذاتِ خود تشریف لے جاتے اسے " غَزْوَۃ " کہتے ہیں۔ جبکہ وہ لشکر جس میں آپ شامل نہیں ہوئے اسے " سَرِیَّۃ " کہتے ہیں۔

(11) غزوہِ بدر کسے کہتے ہیں ؟ اس کو بدر کہنے کی وجہ کیا ہے ؟

مسلمانوں کی کافروں کے ساتھ جو پہلی سب سے بڑی جنگ ہوئی اسے " غزوۂ بدر " کہتے ہیں۔ بدر مدینہ شریف سے کچھ فاصلے پر ایک گاؤں کا نام ہے۔ وہاں ایک کنواں تھا جس کے مالک کا نام بدر تھا۔ اسی وجہ سے اس جگہ کا نام بدر مشہور ہوگیا۔

(12) جنگ بدر میں کون کہاں مرے گا اس کہ متعلق آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ؟

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے چند جاں نثاروں کے ساتھ رات کے وقت میدانِ جنگ کا معائنہ کرنے کیلیئے تشریف لائے اور چھڑی سے زمین پر لکیریں بناتے جاتے اور فرماتے جاتے کہ فلاں کافر اس جگہ قتل ہوگا ، فلاں کی لاش یہاں ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ، جس جگہ آپ نے فرمایا تھا ہر کافر کی لاش اسی جگہ پائی ۔

(13) غزوہِ بدر کا کوئی ایک سبب بیان کریں :

غزوۂ بدر سے پہلے بھی مسلمانوں اور کافروں کی چھوٹی موٹی کچھ لڑائیاں ہوئیں تھیں۔ ایک دفعہ کافروں کی ایک ٹولی نے تو مدینہ شریف کی چراگاہوں میں آ کر بھی لوٹ مار مچائی۔ جبکہ ایک لڑائی میں ایک کافر بھی مارا گیا۔ اس کی موت سے مکہ کے کفار آپے سے باہر ہونے لگے۔ انھی کے ردعمل کی وجہ سے جنگِ بدر کا معرکہ پیش آیا۔

(14) جنگ بدر میں کافروں کہ کون کون سے سردار ہلاک ہو کر واصل جہنم ہوئے ؟ نیز اس جنگ میں کتنے کفار مارے گئے ؟

ابوجہل ، عتبہ ، شیبہ ، نیز اس جنگ میں کفار کہ 70 آدمی مارے گئے ۔

(15) جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام کہ شرف و مرتبے کہ بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کیا ہے ؟

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے : بے شک اللہ پاک اہلِ بدر سے واقف ہے اور اس نے یہ فرمادیا ہے کہ تم اب جو عمل چاہو کرو بلاشبہ تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے یا(یہ فرمایا) کہ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

(16) جنگ بدر میں کتنے صحابہ کرام شہید ہوئے تفصیل سے بیان کریں :

جنگ ِبدر میں کل 14 مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ ان میں چھ مہاجر اور آٹھ انصار تھے۔ 13 صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان تو میدانِ بدر ہی میں مدفون ہوئے جبکہ ایک صحابی حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کا وصال راستے میں ہوا اور آپ کا مزار شریف " صفرا " کے مقام پر ہے۔

(17) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر کہ قیدیوں کہ ساتھ کیا سلوک فرمایا ؟

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بدر کے قیدیوں کو صحابۂ کرام میں تقسیم فرما دیا کہ وہ ان کے آرام اور ضروریات کا خیال رکھیں۔ ان قیدیوں کے بارے میں مشاورت کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ ان قیدیوں سے چارچار ہزار درہم فدیہ لے کر ان لوگوں کو چھوڑ دیا جائے۔ جو لوگ مفلسی کی و جہ سے فدیہ نہیں دے سکتے تھے وہ یوں ہی بلا فدیہ چھوڑ دیئے گئے۔ ان قیدیوں میں جو لوگ لکھنا جانتے تھے ان میں سے ہر ایک کا فدیہ یہ تھا کہ وہ انصار کے دس لڑکوں کو لکھنا سکھا دیں۔

(18) غزوہِ احد میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی ا؟

غزوہِ احد میں مسلمانوں کی تعداد 700 تھی ۔

(19) غزوہِ احد میں کتنے مسلمان شہید ہوئے ؟

غزوہ احد میں 70 صحابہ کرام شہید ہوئے ۔

(20) غزوہ احد میں کتنے کفار مارے گئے ؟

غزوہ احد میں 30 کفار مارے گئے ۔

(21) غزوہ احد کا سبب کیا ہوا ؟

جنگ بدر سے جاتے ہی کافروں نے انتقام لینے کیلیئے اگلی جنگ کی تیاری شروع کر دی تھی۔ پورا ایک سال انہوں نے جنگ کی تیاری کی۔ ہجرتِ نبوی کے تیسرے سال شوال کے مہینے میں کفارانِ قریش پوری تیاری کر کے ایک بڑا اور ہر لحاظ سے مضبوط لشکر لے کر جنگ کے ارادے سے نکلے۔ ابو سفیان (جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے وہ)اس لشکر کے سپہ سالار بنے۔

(22) واقعہ رجیع کب پیش آیا ؟ یہ واقعہ بھی بیان کریں ؟

ہجرت کے چوتھے سال یہ دردناک واقعہ پیش آیا۔ قبیلہ عَضَل وَقَارَہ کے چند آدمی اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا : ہمارے قبیلے نے اسلام قبول کر لیا ہے آپ کچھ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو بھیج دیں جو انہیں اسلام سکھائیں۔ آپ نے دس صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی ایک جماعت کو ان کے ساتھ کر دیا۔ جب یہ قافلہ رجیع کے مقام پر پہنچا تو کافروں نے بد عہدی کر ڈالی۔ اور دھوکے سے ان میں سے آٹھ مسلمانوں کو شہید کر ڈالا جبکہ دو کو کفار نے مکہ لے جا کر فروخت کر ڈالا۔

(23) واقعہ بیر معونہ کب پیش آیا ؟ یہ واقعہ بیان کریں ؟

ماہِ صفر 4 ہجری میں " بیرمعونہ " کا مشہور واقعہ پیش آیا۔ عامر بن مالک جو بہادری میں مشہور تھا وہ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کو اسلام کی دعوت دی ، نہ تو اس نے قبول کی اور نہ ہی نفرت کا اظہار کیا۔ بلکہ اپنے ساتھ چند منتخب صحابہ کو بھیجنے کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے نجد کے کافروں کی طرف سے خطرہ ہے۔ اس نے کہا کہ میں آپ کے اصحاب کی جان و مال کی حفاظت کا ضامن ہوں۔ آپ نے 70صحابہ کو بھیج دیا۔

جب یہ صحابہ مقامِ بئر معونہ پر پہنچے توان کے قافلہ سالار آپ کا خط لے کر عامر بن طفیل کے پاس گئے جو عامر بن مالک کا بھتیجا تھا۔ اس نے انہیں بھی دھوکے سے شہید کروا دیا اور قریب کے قبائل کو ملا کر ان صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان پر حملہ کردیا۔ صرف ایک صحابی حضرت عمرو بن امیہ کو انھوں نے چھوڑ دیا باقی تمام صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو شہید کر دیا۔ انھوں نے مدینہ پہنچ کر جب یہ تمام واقعہ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سنایا تو آپ کو شدید صدمہ ہوا۔

(24) غزوہ بنو مصطلق اور واقعہ افک بیان کریں :

شہر مدینہ سے کافی دور قبیلۂ خزاعہ کا ایک خاندان بنومصطلق "آباد تھا۔ ماہِ شعبان سن 5 ہجری میں اس قبیلے کے سردار نے مدینہ شریف پر چڑھائی کا ارادہ کیا تو آپ لشکر لے کر اس کے مقابلے کیلئے نکلے۔ جب ان لوگوں کو آپ کی آمد کی خبر ہوئی تو ان کا سردار ڈر کر بھاگ گیا ، قبیلہ کے دوسرے لوگوں نے مقابلہ کرنے کی کوشش کی مگر جب مسلمانوں نے ایک ساتھ مل کر حملہ کیا تو دس کافر مارے گئے۔ ایک مسلمان نے جامِ شہادت نوش کیا۔ جبکہ کثیر مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔ اسی غزوہ میں قیدیوں کے ساتھ

ام المومنین جویریہ بنت حارث بھی تھیں جنہیں حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی زوجیت میں قبول فرمایا اور مسلمانوں نے اس خوشی میں تمام قیدیوں کو رہا کردیا۔

اسی غزوہ سے جب آپ واپس آنے لگے تو ایک مقام پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کسی سبب پیچھے رہ گیئں۔ بعد میں اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے آکر مل گیئں۔ اس کو بنیاد بنا کر منافقین نے معاذاللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگائے اور اللہ پاک نے خود قرآنِ کریم کی سورۂ نور کی آیت نمبر 11 تا 20 میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکی بیان کی اور منافقین کے بہتانوں کو جھوٹ قرار دیا۔

(25) غزوہ خندق میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی ؟ اور کافروں کی کتنی تھی ؟

مسلمانوں کی تعداد 3 ہزار تھی ۔ اور کافروں کی تعداد 10 ہزار تھی ۔

(26) خندق کھودنے کا مشورہ کس نے دیا ؟

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے یہ مشورہ دیا ۔

(27) خندق کتنے دنوں میں تیار ہوئی اس کی لمبائی ،چوڑائی ، اور گہرائی بیان کریں ؟

تقریباً بیس دن میں یہ خندق تیار ہوگئی۔ خندق 300 میٹر لمبی اور 9 میٹر چوڑی تھی جبکہ خندق کی گہرائی 5 میٹر تھی۔

(28) غزوِہ خندق کا واقعہ کب پیش آیا ؟ اس کا سبب کیا بنا ؟ اس غزوِہ کا دوسرا نام مع وجہ ذکر کریں :

سن5 ہجری میں غزوۂ خندق کا واقعہ پیش آیا۔ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بنو نضیر کے یہودیوں کو معاہدوں کی خلاف ورزی کی بنا پر مدینہ پاک سے نکال دیا تھا۔ ان میں سے کچھ خیبر جا کر آباد ہوگئے تھے۔ وہاں جاکر خیبر کے یہودیوں کو ساتھ ملا کر انھوں نے عرب کے مشرکین کو آپ کے خلاف جنگ پر ابھارا اور ہر طرح کی امداد کا یقین دلایا۔ تمام کفارِ عرب نے اتحاد کر کے مسلمانوں سے جنگ لڑنے کا ارادہ کر لیا اسی وجہ سے اسے غزوۂ احزاب (تمام جماعتوں کی جنگ) بھی کہتے ہیں۔

(29) ہجرت کہ کونسے سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا؟ اور آپ کہ ساتھ کتنے صحابہ کرام تھے ؟

ہجرت کے چھٹے (6th) سال ذوالقعدہ کے مہینے میں اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 1400 صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔

(30) کس مقام پر پانی کی کمی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو اپنے معجزے سے سیراب کیا ؟

مقامِ " حدیبیہ " یہاں پانی کی بے حد کمی تھی۔ ایک ہی کنواں تھا۔ وہ چند گھنٹوں ہی میں خشک ہوگیا۔ جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پیاس سے بے تاب ہونے لگے تو آپ نے ایک بڑے پیالہ میں اپنا دست مبارک ڈال دیا اور آپ کی مقدس انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا۔ پھر آپ نے خشک کنویں میں اپنے وضو کا غسالہ اور اپنا ایک تیر ڈال دیا تو کنویں میں اس قدر پانی ابل پڑا کہ پورا لشکر اور تمام جانور اس کنویں سے کئی دنوں تک سیراب ہوتے رہے۔

(31) بیعت رضوان کیا ہے مکمل بیان کریں ؟

مقامِ حدیبیہ میں پہنچ کر اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیکھا کہ کفارِ قریش لشکر لے کر جنگ کے لئے آمادہ ہیں جبکہ آپ اور آپ کے صحابہ حالتِ احرام میں ہیں۔ اس لیے آپ نے مناسب سمجھا کہ ان سے صلح کی گفتگو کی جائے۔ اسی کام کیلئے آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا۔ یہ شہرِ مکہ تشریف لے گئے اور کفارِ قریش کو صلح کی دعوت دی۔ کافروں نے ان سے کہا کہ ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ آپ کعبہ کا طواف کریں ، صفا و مروہ کی سعی کریں لیکن ہم محمد(صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو ہرگز کعبہ میں نہ آنے دیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بغیر میں کبھی بھی عمرہ نہیں کروں گا۔ بات بڑھ گئی اور کافروں نے آپ کو مکہ میں روک لیا۔ حدیبیہ کے میدان میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ کفارِ قریش نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا۔ آپ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ عثمان کے خون کا بدلہ لینا فرض ہے۔ یہ فرماکر آپ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے فرمایا کہ تم سب لوگ میرے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کرو کہ آخری دم تک تم لوگ میرے وفادار رہوگے۔ تمام صحابہ نے یہ عہد لے کر آپ کی بیعت کی۔ یہی وہ بیعت ہے جس کا نام تاریخِ اسلام میں " بیعتُ الرضوان " ہے۔ اس درخت اور اس کے نیچے ہونے والی بیعت کا ذکر قرآنِ پاک میں دو مقامات سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 7 اور سورۃفتح کی کئی آیات میں آیا ہے۔ یہ بیعت ہو جانے کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر غلط تھی ، وہ حیات تھے اور ٹھیک تھے۔

(32) صلح حدیبیہ کہ معاءدے کی شرائط بیان کریں :

اس معاہدے کی کچھ شرائط یہ ہیں :

1۔ مسلمان اس سال بغیر عمرہ کے واپس چلے جائیں۔

2۔ آئندہ سال عمرہ کیلئے آ سکتے ہیں مگر مکہ میں صرف تین دن رکیں۔

3۔ آئندہ 10 سال تک کوئی لڑائی نہیں کی جائے گی۔

4۔ قبائل عرب جس کے ساتھ چاہیں دوستی کا معاہدہ کر سکتے ہیں۔

5۔ مکہ سے کوئی مسلمان مدینہ چلا گیا تو اسے واپس کرنا ضروری ہوگا۔

(33) صلح حدیبیہ کا قرآن کریم میں کس نام سے ذکر ہے ؟

قرآنِ پاک میں اس صلح کو " فتحِ مبین " فرمایا گیا۔ بظاہر یہ معاہدہ مسلمانوں کے خلاف تھا مگر اس کے بعد ہونے والے واقعات نے بتا دیا کہ یہی صلح بعد میں ہونے والی فتوحات کی کنجی ثابت ہوئی۔

دسواں باب

بعد از حدیبیہ تا رحلت شریف

(1) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن قاصدوں کہ ذریعے سلاطین کو مکتوب جاری کیے ان قاصدوں کہ نام اور سلاطین کہ نام لکھیں اور دعوت اسلام کا خلاصہ بیان کریں :

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو بیت المقدس کی طرف بادشاہ ہرقل (قیصر روم) کی طرف بھجا ۔ یہ اسلام کی حقانیت کا قائل ہوا مگر سلطنت کی لالچ میں کلمہ پڑھنے سے محروم رہا ۔

حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو طیسفون کی طرف بادشاہ کسریٰ (خسرو پرویز) کی طرف بھجا ۔ اس نے خط کو پھاڑ ڈالا۔ اس کہ بیٹے نے اس کو قتل کر ڈالا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ دور میں اس کی حکومت کا خاتمہ ہوا ۔

حضرت عمرو بن عمیہ رضی اللہ عنہ کو اکسوم کی طرف بادشاہ اصحمہ نجاشی کی طرف بھجا۔ اس نے خط کہ تعظیم کی اور اسلام قبول کر لیا۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو اسکندریہ کی طرف بادشاہ مقوقس (شاہ مصر) کی طرف بھجا۔ اس نے خط کی تعظیم کی ، مگر مسلمان نہ ہوا، قیمتی تحائف آپ علیہ السلام کی طرف بھیجے۔

حضرت علا بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف بادشاہ منذر بن ساویٰ کی طرف بھجا ۔ اس نے خط کی تعظیم کی اور قوم کہ اکثر افراد کہ ساتھ اسلام قبول کیا۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو عمان کی طرف بادشاہ جلندی کے دو بیٹے جیفر اور عبد کی طرف بھیجا۔ اس نے خط کی تعظیم کی اور دونوں نے اسلام قبول کیا ۔

حضرت سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یمامہ کی طرف بادشاہ ہوذہ بن علی کی طرف بھیجا۔ اس نے خط کی تعظیم کی قاصد کا بھی احترام کیا، مگر حکومت کہ بدلے میں اسلام قبول کرنے کی شرط رکھی جو منظور نہ فرمائی ۔

حضرت شجاع بن وہب رضی اللہ عنہ کو غوطہ (دمشق) کی طرف بادشاہ حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف بھیجا ۔ مغرور خط کو پڑھ کر برہم ہو گیا اور اپنی فوج کو تیاری کا حکم دے دیا ۔ اس وجہ سے غزوہ موتہ اور غزوہ تبوک جیسے معرکے پیش آئے ۔

(2) غزوہ خیبر کا معرکہ کب پیش آیا اور اس کا دوسرا قول بھی ذکر کریں :

محرم الحرام کہ مہینے میں غزوہِ خیبر کا معرکہ پیش آیا ۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ سات ہجری کا واقعہ ہے۔

(3) خیبر عرب میں کس کا سب سے بڑا مرکز تھا ؟

خیبر عرب میں یہودیوں کا سب سے بڑا مرکز تھا ۔

(4) خیبر کسے کہتے ہیں؟

خیبر کہ آٹھ بڑے مشہور قلعے تھے ان کہ مجموعے کو خیبر کہا جاتا ہے۔ ۔

(5) خیبر کے سب بڑے قلعہ کا نام لکھیں اس قلعہ کو کس نے فتح کیا ؟

خیبر کا سب سے بڑا اور مضبوط قلعہ قموص تھا ۔ اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فتح کیا۔

(6) خیبر کہ ہونے والے معرکوں میں کتنے صحابہ کرام شہید ہوئے ؟ اور کتنے یہودی ؟

خیبر کہ ہونے والے معرکوں میں 93 یہودی قتل ہوئے جبکہ 15 صحابہ کرام علیہم الرضوان شہید ہوئے۔

(7) عمرۃ القضاء کسے کہتے ہیں ؟ تفصلا بیان کریں

حدیبیہ کے مقام پر جو صلح ہوئی تھی اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مسلمان لگلے سال آ کر عمرہ کریں گے اور تین دن تک مکہ شریف میں ٹھہریں گے۔ ایک سال مکمل ہونے پر ماہِ ذوالقعدہ سن 7ہجری میں اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اعلان کردیا کہ جو لوگ گزشتہ سال حدیبیہ میں شریک تھے وہ سب چلیں۔ شہید ہونے والوں کے سوا باقی تمام صحابہ نے یہ سعادت حاصل کی۔ آپ 2ہزار مسلمانوں کے ساتھ مکہ شریف روانہ ہوئے۔ 60 اونٹ بھی قربانی کیلئے ساتھ تھے۔ جب اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حرمِ مکہ میں داخل ہوئے تو بعض کفار قریب کے پہاڑوں پر چڑھے یہ منظر دیکھ رہے تھے ، آپس میں کہنے لگے : یہ بھلا کیسے طواف کریں گے ان کو تو بھوک اور بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ آپ نے حرمِ مکی میں پہنچ کر چادر کو اس طرح اوڑھ لیا کہ آپ کا داہنا شانہ اور بازو کھل گیا۔ اور آپ نے فرمایا : خدا اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے جو ان کفار کے سامنے اپنی قوت کا اظہار کرے۔ پھر آپ نے صحابۂ کرام کے ساتھ شروع کے تین پھیروں میں شانوں کو ہلا ہلاکر اور خوب اکڑتے ہوئے چل کر طواف کیا۔ یہ سنت آج بھی باقی ہے ، ہر طواف کرنے والاشروع کے تین پھیروں میں اس پر عمل کرتا ہے۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صفا مروہ کی سعی فرمائی اور قربانی کے جانور ذبح فرمائے۔ تین دن تک آپ مکہ شریف میں تشریف فرما رہے ، اس کے بعد واپس مدینہ شریف تشریف لے گئے۔ چونکہ یہ عمرہ ایک سال پہلے والے عمرہ کہ وجہ سے تھا اس لیے اسے عمرۃ القضا کہتے ہیں۔

(8) غزوہِ موتہ میں کتنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شہید ہوئے ؟

غزوہ موتہ میں 12 صحابہ کرام علیہم الرضوان شہید ہوئے ۔

(9) فتح مکہ کا سبب کیا بنا ؟

حدیبیہ میں ہونے والی صلح کے مطابق مسلمانوں اور کفار قریش کے درمیان 10 سال تک جنگ بندی کا معاہدہ ہوا تھا۔ اس معاہدہ کی رو سے قبیلہ بنو بکر نے قریش سے اتحاد کرلیا اور بنو خزاعہ مسلمانوں سے مل گئے۔ ان دونوں قبیلوں کے درمیان کافی عرصے سے دشمنی تھی۔ ایک دفعہ بنو بکر نے قریش کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے اتحادی قبیلے بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا۔ بنوخزاعہ کے لوگ بچنے کیلئے حرِم کعبہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے وہاں بھی انہیں نہ چھوڑا۔ اس حملے میں بنو خزاعہ کے 23 لوگ قتل ہوئے۔

(10) بنو خزاعہ نے رسول خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مدد کی درخواست کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی طرف کیا پیغام بھیجا؟

بنو خزاعہ نے رسول خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مدد کی درخواست کی۔ آپ نے قریش کی طرف پیغام بھیجاکہ تین میں سے کوئی بات مان لو۔

1۔ مقتولوں کی دیت ادا کرو!

2۔ یا پھر بنو بکر سے اتحاد ختم کردو!

3۔ یا پھر یہ اعلان کر دو کہ حدیبیہ کا معاہدہ ختم ہوگیا۔

(11) فتح مکہ کب ہوئی مختصر واقعہ ذکر کریں :

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہجرت کے آٹھویں (8th) سال رمضان المبارک کی 10تاریخ کو کم و بیش دس ہزار کا لشکر لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ بعض قبائل راستے میں ساتھ ہوئے تو لشکر کی

تعداد بارہ ہزار تک پہنچ گئی۔ مکہ میں داخلے سے پہلے رسول اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فوج کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا۔ ایک حصے میں آپ خود موجود تھے جبکہ دوسرا حصہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں دے کر اسے دوسرے راستے سے مکہ میں داخلے کا حکم فرمایا۔ مکہ شریف کی زمین پر پہنچتے ہی آپ نے جو پہلا فرمان جاری فرمایا وہ یہ تھا :

* جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اس کیلئے امان ہے۔

* جو اپنا دروازہ بند کر لے اس کیلئے امان ہے۔

* جو کعبہ میں داخل ہوجائے اس کیلئے امان ہے۔

* جو ابوسفیان کے گھر داخل ہوجائے اسے امان ہے۔

آپ کے اس اعلانِ رحمت نشان سے ہر طرف امن و امان کی فضا پیدا ہوگئی۔ خون کا ایک قطرہ بھی بہنے کا امکان نہ رہا۔ لیکن قریش کے بعض افراد نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے لشکر پر حملہ کردیا جس سے تین مسلمان شہید ہوئے اور کم و بیش 12 کافر بھی قتل ہوئے۔ آپ نے جب دیکھا کہ تلواریں چل رہی ہیں اور تیر پھینکے جارہے ہیں تو اس بارے میں پوچھا کہ جنگ سے منع کرنے کے باوجود تلواریں کیوں چل رہی ہیں تو عرض کی گئی : پہل کفار کی طرف سے ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا : رب کی تقدیر یہی ہے ، خدا نے جو چاہا وہی بہتر ہے۔

اللہ کے آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم فاتحِ مکہ بن گئے مگر آپ کی شانِ تواضع کا یہ عالم تھا کہ سورۂ فتح کی آیات تلاوت فرماتے اس طرح سرِ مبارک جھکا کر اونٹنی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کا سر اونٹنی کے پالان سے لگتا تھا۔ آپ نے اونٹنی کو بٹھایا ، طواف کیا اور حجرِ اسود کو بوسہ دیا۔ پھر حکم دیا کہ بیتُ اللہ

شریف سے تمام بت نکال دیئے جائیں۔ جب تمام بتوں سے کعبہ پاک ہوگیا تو آپ اندر تشریف لے گئے اور بیت اللہ کے تمام گوشوں میں تکبیر پڑھی اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

(12) فتح مکہ کے دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خطبہ ارشاد فرمایا ؟

فتحِ مکہ کے دوسرے دن بھی آپ نے خطبہ ارشاد فرمایاجس میں حرمِ کعبہ کے احکامات بیان فرمائے اور قیامت تک کیلئے حرم میں جنگ اور لڑائی کو حرام فرمایا۔

(13) غزوِہ حنین مختصر ذکر کریں :

قبیلہ ہوازن کے لوگ دیگر چند چھوٹے قبائل کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر حملے کی نیت سے نکل پڑے۔ اللہ کے آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو جب خبر ملی تو آپ 12 ہزار فوج لے کر روانہ ہوئے۔ مکہ اور طائف کے درمیان میں " حنین " نامی جگہ پر اسلامی لشکر کا کافروں سے سامنہ ہوا۔ شروع میں مسلمانوں نے خوب ہاتھ دکھائے اور ایسا حملہ کیا کہ کافروں کی فوج میدان چھوڑ کر بھاگنے لگی۔ مگر ان کی وہ فوج جو گھات لگائے ہوئے تھی اس نے جب حملہ کیا تو اسلامی لشکر میں افراتفری مچ گئی۔ بالآخر مسلمان غالب ہوئے۔ اس غزوہ میں ہزاروں قیدی اور ڈھیروں ڈھیر مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔

(14) غزوۂ تبوک کا واقعہ کب پیش آیا ؟

ہجرت کہ نویں سال ماہ رجب میں غزوہ تبوک کا معرکہ پیش آیا .

(15) تبوک کسے کہتے ہیں ؟ اور اس کا دوسرا نام کیا ہے ؟

مدینہ اور شام کہ درمیان ایک جگہ ہے جس کا نام تبوک ہے . اسے جیش العسرۃ (تنگ دستی کا لشکر) بھی کہا جاتا ہے۔

(16) غزوہ تبوک کا سبب کیا بنا ؟

اس کا سبب یہ بنا کہ مدینہ میں خبر پہنچی کہ رومیوں اور عرب عیسائیوں نے مدینہ پر حملہ کرنے کیلئے ایک بڑی فوج تیار کر لی ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کیلئے اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فوج کی تیاری کا حکم فرمایا۔

(17) وہ کون سا غزوہ ہے جس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گھر کا پورا سامان و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گھر کا آدھا سامان لشکر کی تیاری کہ لیے پیش کیا ؟

غزوہ تبوک میں حضرت ابوبکر نے گھر کا پورا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے گھرکا آدھا سامان لشکر کی تیاری کیلئے اپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا ۔

(18) کس ہجری سال کو وفود کہا جاتا ہے ؟ وفد کسے کہتے ہیں ؟

9 ہجری کو وفود کا سال کہا جاتا ہے۔ " وفود " عربی میں " وفد " کی جمع ہے۔ وفد ایک سے زائد افراد کے گروہ کو کہتے ہیں.

(19) حجۃالوداع کس سال کو کہتے ہیں ؟

ہجرت کہ دسویں 10 سال کو حجۃالوداع کہتے ہیں۔

(20) حجۃالوداع کہ موقع پر کتنے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ گرد جمع تھے ؟

کم و بیش 124000 ایک لاکھ چوبیس ہزار لوگ جمع تھے۔

(21) الوداعی خطبے میں سے چند ارشاد بیان کریں :

آپ کے اس خطبے کے چند ارشادات یہ ہیں :

* تمہارا رب ایک ہے اوربے شک تمہارے باپ (حضرتِ آدم علیہ السّلام)ایک ہیں۔ کسی عربی کو کسی عجمی پراورکسی عجمی کوکسی عربی پر ، کسی سرخ کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے۔ * تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے ، خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے اِنتقام میرے پاؤں تلے ہیں۔

* اے لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ * کسی کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے ، مگر وہ کہ جس پر اس کا بھی راضی ہو اور خوشی سے دے۔ اے لوگو! خود پر اور ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ * تمہارا خون اور تمہارا مال تم پر تاقیامت اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارا یہ دن ، تمہارا یہ مہینہ ، تمہارا یہ شہر محترم ہے۔ * اے لوگو! خواتین سے بہتر سلوک کرو! کیونکہ وہ تمہارے تابع ہیں ، اور خود سے کچھ نہیں کر سکتیں۔ * پھر فرمایا : تم سے رب کریم میرے بارے میں پوچھے گا تو تم کیا کہو گے؟ صحابۂ کرام نے عرض کیا : آپ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور رسالت کا حق ادا کر دیا ، اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا : اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ اس کے بعد وحی کے ذریعے تکمیل دین کی سند عطا فرمائی گئی اور پھر اپنے حج کی تکمیل فرمائی۔

(22) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے کب رحلت فرمائی ؟ ۔

پیر کے د ن ، ربیع الاول کے مہینے میں آپ نے رحلت فرمائی۔ مشہور قول کے مطابق 12 ربیع الاوّل ہجرت کے گیارہویں سال آپ نے ظاہری طور پر اس دنیا سے پردہ فرمایا۔

(22) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ کی تفصیل کس طرح بیان فرمائی ؟

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السّلام کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کی تفصیل یوں بیان فرمائی کہ جب اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم وصال فرما گئے تو مرد داخل ہوئے اور انھوں نے بغیر امام کے انفرادی طور پر صلوۃ و سلام پڑھا ، پھر عورتیں داخل ہوئیں تو انھوں نے بھی آپ پر صلوۃ و سلام پڑھا۔ پھر بچے گئے انھوں نے بھی ایسے ہی کیا۔ پھر غلام گئے انھوں نے بھی آپ پر صلوۃ و سلام پڑھا۔ کسی نے بھی آپ پر امامت نہ کروائی۔

(23) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کہ متعلق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے یہ سنا ہے کہ ہر نبی اپنی وفات کے بعد اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے جس جگہ اس کی وفات ہوئی ہو۔ اس حدیث کو سن کر لوگوں نے اسی جگہ (حجرۂ عائشہ) میں آپ کی قبر تیار کی اور آپ اسی میں مدفون ہوئے۔

(24) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسم اطہر کو کس نے قبر مبارک میں اتارا؟

حضرت علی ، حضرت فضل بن عباس، حضرت قثم بن عباس اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم جسم اقدس کو قبر منور میں اتارا۔

طالب دعا متعلم: محمد افضل رضا عطاری (فیضان آن لائن اکیڈمی) ڈسٹرکٹ گھوٹکی سندھ